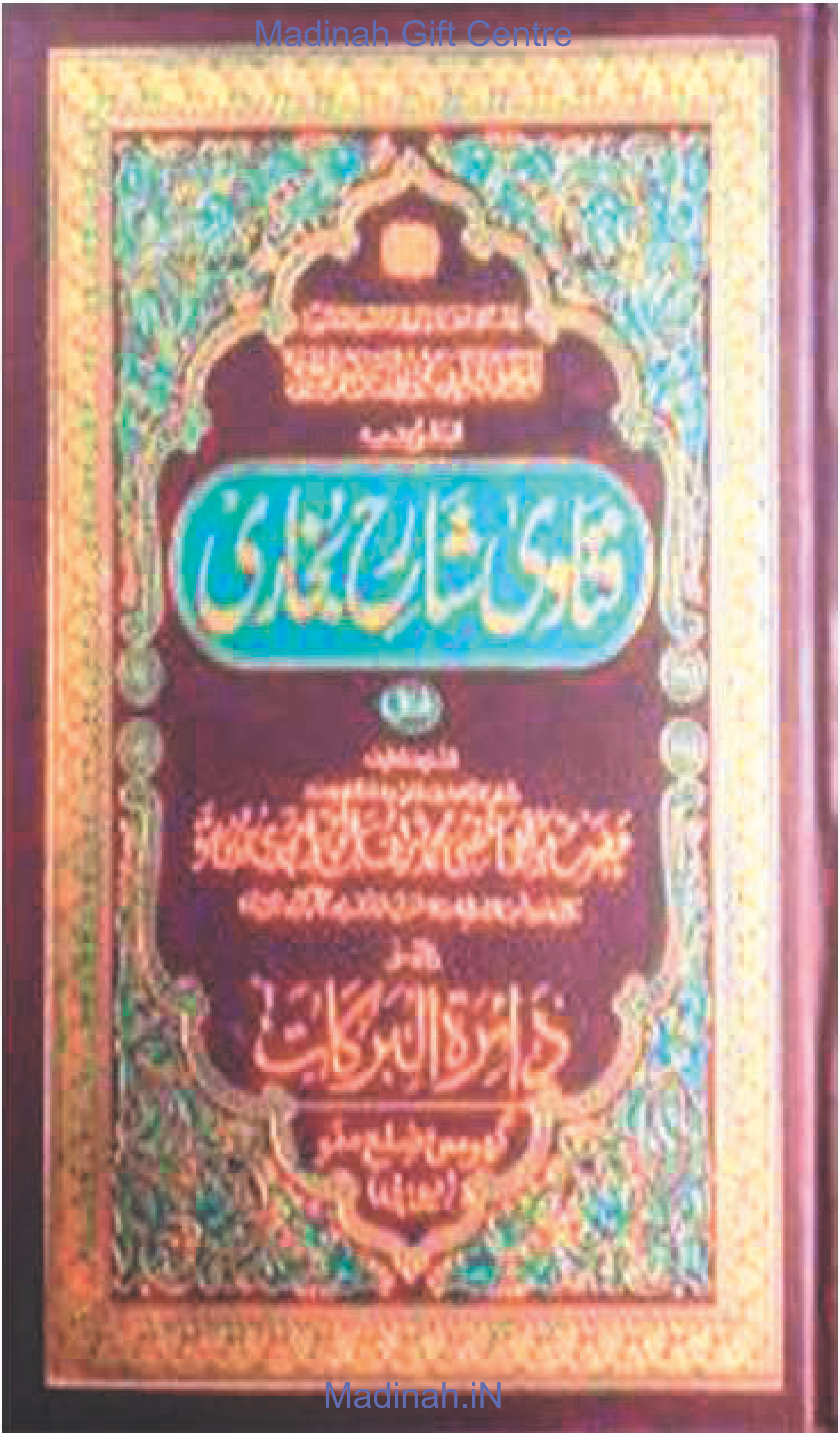

فتاوی شارح بخاری
دائرۃ البرکات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون. (القرآن الحکیم)
تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمھیں علم ہو۔ (کنزالایمان)

المواھب الالٰھیة فی الفتاوی الشریفیة

المعروف بہ

فتاوی شارح بخاری

جلد اول

تصنیف لطیف

شارح بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی قدس سرہ
سابق صدر شعبۂ افتا الجامعة الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)

ترتیب

مولانا مفتی محمد نسیم مصباحی استاذ و مفتی الجامعة الاشرفیہ، مبارک پور

ناشر

دائرۃ البرکات، گھوسی، ضلع مئو

کتاب: المواہب الالٰہیۃ فی الفتاوی الشریفیۃ
المعروف بہ فتاویٰ شارح بخاری

تصنیف: فقیہ اعظم ہند شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی قدس سرہ
سابق صدر شعبۂ افتا الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ

ترتیب و تحقیق، تصحیح: مفتی محمد نسیم مصباحی استاذ و مفتی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

تخریج: مولانا محمد سلیم بریلوی، مولانا محمود علی مشاہدی

پروف ریڈنگ: مولانا عبد المبین نعمانی، مولانا عرش محمد خاں صاحب
مفتی کہف الوریٰ مصباحی، مولوی محمد فاروق رضوی

کمپوزنگ: مہتاب پیامیؔ، پیامی کمپوٹر گرافکس، مبارک پور، اعظم گڑھ

سن اشاعت: بار اول، محرم الحرام ۱۴۳۳ھ/ دسمبر ۲۰۱۱ء

تعداد: ۱۱۰۰

ناشر: دائرۃ البرکات، کریم الدین پور، گھوسی ضلع مئو

ملنے کے پتے

① دائرۃ البرکات، کریم الدین پور، گھوسی، ضلع مئو
② مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ
③ المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ
④ حق اکیڈمی، مبارک پور، اعظم گڑھ
⑤ رضوی کتاب گھر ۴۲۳ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶
⑥ کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶
⑦ فاروقیہ بک ڈپو ۴۲۲/ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶
⑧ اسلامی پبلشر، گلی سروتہ والی مٹیا محل جامع مسجد دہلی

یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ مار سکتا ہے، صحیح ہے

مسئولہ محمد عباس انصاری، جلال پور، گنگٹھی، ویشالی، بہار، ۸؍ جولائی ۱۹۸۹ء

مسئلہ زید نے دورانِ تقریر کہا کہ اللہ مار سکتا ہے، اور مردے کو زندہ کر سکتا ہے۔ اس پر بکر جو اس علاقے کے مشہور و معروف عالم متشرع ہستی ہے، انھوں نے کہا کہ مولانا صاحب، لفظ ''سکنا'' کا اللہ کے لیے استعمال کرنا خلافِ ادب ہے توبہ کر لو، ان کے کہنے پر وہاں توبہ کر لی۔ جب زید جس بستی میں مقیم ہے وہاں کے لوگوں کے علم ہونے پر لوگوں نے دریافت کیا تو زید کہتا ہے کہ لفظ ''سکنا'' اللہ کے لیے خلافِ ادب نہیں ہے، وہاں لوگوں کے ڈر سے توبہ کر لیا تھا۔ کیا زید کا قول صحیح ہے؟ اگر غلط ہے تو ان کے اوپر شرعی کیا حکم ہے، ان کی امامت درست ہے کہ نہیں؟

الجواب

یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ مار سکتا ہے، صحیح ہے، اس میں اللہ عز و جل کی کوئی بے ادبی نہیں، یہ قادر ہونے کی تعبیر ہے۔ زید کے پیچھے نماز پڑھنا بلاشبہہ جائز و درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اللہ تعالیٰ کے لیے جسم ماننا کفر ہے۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے؟

مسئولہ: حافظ غلام رسول، پنواڑی، ضلع ہمیر پور، یو. پی. ۲؍ شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ

مسئلہ (۱) جو شخص باریِ تعالیٰ کو جسم کے ساتھ ہر جگہ مانے، اس کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۲) جو شخص باریِ تعالیٰ کے لیے ہاتھ پاؤں تسلیم کرے، اس کے لیے کیا حکم ہے؟

(۳) باریِ تعالیٰ کے ہر جگہ موجود ہونے کا کیا مطلب ہے؟ بینوا وتوجروا؟

الجواب

(۱) ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر و مرتد اور اسلام سے خارج ہے، وہ مسلمان نہیں۔ حدیقہ ندیہ شرح طریقۂ محمدیہ میں ہے کہ اگر کسی نے یہ کہا: ''نہ مکانی ز تو خالی نہ تو در ہیچ مکانی، فھذا کفر۔''[1] اللہ عز و جل جسم سے پاک ہے، اس لیے کہ ہر جسم مرکب ہوتا ہے اور ہر مرکب حادث، کیوں کہ ہر مرکب پر ان اجزا کا تقدم ضروری ہے جن سے وہ مرکب ہے۔ اور اللہ عز و جل کو حادث ماننا یا ایسا قول کرنا جس سے اس کا حادث ہونا لازم آئے، کفر ہے۔ اس لیے کہ حادث کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ پہلے موجود نہیں تھا معدوم تھا، پھر وہ موجود ہوا، حالاں کہ اللہ عز و جل قدیم

[1] حدیقہ ندیہ، ج:۱، ص:۲۰۵

ازلی ہے۔ نہ وہ کبھی معدوم رہا اور نہ کبھی معدوم ہوگا۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کو جگہ میں موجود ماننا کفر ہے، اس لیے کہ جگہ اسے گھیرے رہتی ہے جو چیز جگہ میں رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز گھیر نہیں سکتی، وہ ہر شئے کو محیط ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا: ”وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِيطًا.“[1]

واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) یہ شخص گم راہ بد دین ہے اور اگر ہمارے جیسا ہاتھ پاؤں مانتا ہو تو وہ کافر مرتد، مسلمان نہیں، اس لیے ہاتھ پاؤں جسم کے اجزا ہیں اور ابھی گزر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے اور قرآن وحدیث میں ”ید“ اور ”رجل“ کا جو اطلاق آیا ہے، یہ متشابہات میں سے ہے، اس کے حقیقی معنی اللہ عزوجل جانے یا اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانیں۔ علما نے اس کی تعبیر قدرت سے کی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اس کا اطلاق باریِ تعالیٰ پر صحیح نہیں۔ خصوصاً دوسری زبان میں اس کا جو ترجمہ ہے اس کا اطلاق اور بھی شنیع حتیٰ کہ عالم گیری میں فرمایا: ”لو قال فلان فی عینی کالیهود فی عین اللّٰه یکفر و علیه جمهور المشائخ.“[2] اس کلمہ کے کفر ہونے کی وجہ یہی ہے کہ اس قائل نے اللہ عزوجل کے لیے ہماری آنکھ جیسی آنکھ ثابت کی۔

(۳) یہ کہنا کہ باریِ تعالیٰ ہر جگہ موجود، کلمۂ کفر ہے جیسا کہ حدیقہ ندیہ کے حوالے سے گزرا۔ اس جملے کے بولنے سے بچنا فرض ہے کہ جب جگہ میں موجود مانا تو لازم آئے گا کہ باریِ تعالیٰ محدود اور متناہی ہے کہ جگہ اس کو گھیرے ہوئے ہے، حالاں کہ عزوجل کی شان یہ ہے کہ وہ غیر محدود، غیر متناہی ہے۔ اس مضمون کو یوں ادا کرنا چاہیے کہ باریِ تعالیٰ شہید ہے، وہ ہر چیز کو محیط ہے، اس کو کوئی چیز محیط نہیں ہو سکتی۔ جگہ کے اطلاق سے بچنا فرض ہے۔ اس عقیدے کا مطلب یہ ہے کہ باریِ تعالیٰ ہر چیز کو محیط ہے اور اس کے لیے کوئی چیز محیط نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اللہ تعالیٰ کے لیے ”رب الارباب“ کا اطلاق درست ہے یا نہیں؟

مسئولہ: حافظ وقاری سید نسیم الدین رضوی، ہاسن، کرناٹک

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلۂ ذیل میں کہ خداوند قدوس کے لیے ”رب الارباب“ کا لفظ استعمال کرنا درست ہے یا نہیں، نیز جو شخص اسے شرک بتائے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب

جہاں تک اس وقت میرا ذہن کام کر رہا ہے ”رب الارباب“ کا لفظ قرآن وحدیث میں وارد نہیں، ہوسکتا ہے وارد ہو میری نظر وہاں تک نہ پہنچی ہو۔ حدیث کی ساری کتابیں یہاں موجود نہیں اور جو موجود ہیں ان سب کا

---

[1] قرآن مجید، سورۃ النساء، آیت: ۱۲۶، پ: ۵

[2] فتاویٰ ہندیہ، ج: ۲، ص: ۲۵۸، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، مکتبہ زکریا.